Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۴- مارچ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

۱۳ مارچ لنڈن - ۱۰ حال کو جنرل کروپاٹکن صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے پچاس ہزار لوگ مجروح ہوئے اور کہتے ہیں کہ ہماری واپسی افسوسناک تھی - جاپانیوں کو برابر کمک ملتی رہی - اور وہ برابر گولہ باری کر رہے ہیں - وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دو رجمنٹوں میں سے اب صرف ۵۰ اور ۲۱۹ باقی ہیں ۞ **۱۳ مارچ لنڈن** - مارشل اویاما رپورٹ دیتے ہیں کہ مکڈن کے مضافات میں مقتولین اور مجروحین کی تعداد بیس ہزار تھی - روسیوں نے بارہ ہزار مقتولین میدان جنگ میں چھوڑے اور صرف اسی اسیر ہوئے - ۶۰ تشین توپیں اور بہت سا سامان حرب ہمارے قبضہ میں آیا ۞ **۱۴ مارچ لنڈن** - مارشل اویاما رپورٹ دیتے ہیں کہ تیلنگ کے علاقے کے شرقی کوہستانی اضلاع میں روسی افسران اور سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد زخم خوردہ اور محصور ہو رہی ہے اور جاپانی فوج دشمن کی فوج کو متواتر بھگا رہی ہے ۞ **۱۴ مارچ لنڈن** - جاپانی سرکاری خبر ہے کہ ہماری فوج برابر شمال کیطرف بڑھتی اور دشمن کی فوج کا تعاقب کرتی اور انکا بہت سا نقصان کرتی جا رہی ہے - اور اب مکڈن سے ۲۷ میل اور مکڈن کے ریلوے سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ہے - اور بہت سی گاڑیاں سامان جنگ سے لدی ہوئی پائی گئیں جنکو روسی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے ۞ **۱۳ کی خبر ہے** کہ تیلنگ کی طرف جو لڑائی ہوتی اسمیں روسیوں کا نقصان یقینی طور معلوم نہیں ہوا مگر ۸۰۰ سے زیادہ جنگ میں مردہ پائے گئے - اور اگرچہ روسیوں نے جونٹیاں اور دیگر مقامات میں اپنے ذخیروں کو آگ لگا دی تھی تو بھی بہت سا چارا اور حربہ جنگ اور دیگر جنگی سامان ہمارے ہاتھ لگے ۞ **۱۷ - مارچ** کو پشاور کے ایک خالصہ دھرم سالہ پر پٹھانوں نے رات کو ڈاکہ مارا - کئی ہزار کا اسباب لے گئے - مورتیں بھی چور چور کر دیں اور گرنتھ صاحب کو بھی چرا لے گئے ۞ **علیگڈھ کالج** کی کرکٹ ٹیم میچ کھیلنے ولایت جانا چاہتی ہے اخراجات کا اندازہ ۵۰ ہزار ہے ۞ **کلکتہ** میں ایک نوجوان نے بباعث ریاضی میں فیل ہو جانے کے خودکشی کر لی ۞ **روس میں جنگی** کونسل منعقد ہوئی تجویز منظور ہوئی کہ دو ڈویژن کی تازہ فوج روانہ ہو بعض فوج میں پیادہ گارڈ ہوں گے ۞ **۱۵ کی خبر ہے** کہ پیرس میں روس کے قرضہ کی کوشش ناکامیاب رہی ۞ **موکڈن** میں تمام غالت اٹاشی جاپانی اسیر ہو کر جاپان روانہ کر دئے گئے ہیں ۞ **مسلمانان** لنڈن نے لنگھم ہال میں عید قربان کا تہوار بڑے رابطہ و اتحاد سے منایا ہے ۞ **روسی اضلاع** میں دہقانوں کی سرکشی کی خون خرابہ تک نوبت پہنچ گئی ہے ۞ **پنجاب ہارس** شو کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو منعقد ہوگا - اس کے مربیان ہز آنر لفٹنٹ گورنر سر چارلس ریواز صاحب کے سی ایس آئی - لفٹنٹ جنرل سر بنڈن بلڈ کے سی بی اور میجر جنرل فوتھوس سی بی - سی - ایم جی - وائس پریذیڈنٹ صاحب آئی سی ایس ہیں داخلہ بذریعہ ٹکٹوں کے ہوگا - لیڈیاں مفت جائینگی - ٹکٹ کی قیمت ۴ روپیہ ہے تین روز کے دس روپیہ یکمشت - اور نقد انعام بھی بہت سے تقسیم ہونگے ۞ **لاہور میں** وہ کشتی جس کا ہم اعلان دے چکے ہیں عمل میں آئی مگر کچھ فیصلہ اور لطف نہ ہوا پہلوان آپسمیں مل گئے ۞ **کونسل واضع** آئین پنجاب کا جلسہ ۲۸ مارچ کو ۱۱ بجے دن کے منعقد ہوگا - **آجکل** کی غیر معمولی سردی عالمگیر ہے امریکہ کے مغربی حصوں میں تھرمامیٹر کا پارہ صفر کے درجے سے ۴۶ درجہ نیچے گرا ہوا دیکھا گیا - لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس عالمگیر سردی کے اسباب بھی عالمگیر ہیں ۞ **۱۴ مارچ روسی** لوگ گاڈن کے نزدیک جو تیلنگ سے ۴۳ میل شمال کیطرف ہے پہنچ گئے - اسکو روسیوں نے پہلے آگ لگا دی تھی اور پھر اسکو چھوڑ کر چلے گئے ۞ **روئٹر کا نامہ نگار** جو جنرل کروپاٹکن کے ساتھ ہے ۱۳ کو تار دیتا ہے کہ ہنہو کے پل کی مرمت عنقریب مکمل ہوگئی ہے اور ایک دن کے اندر اندر ریلوے مکڈن کے پرے تک چلی جائیگی - **بعد کی خبر ہے** کہ مارشل اویاما رپورٹ دیتے ہیں کہ روسیوں کی فوج جتنے کاٹمن میں جلد کیا تھا پسپا کر دیگئی ہے روسی کاٹمن کے جنوبی پلوں کو جو آگ لگا رہے ہیں مکڈن میں بہت سی روسی توپیں مدفون پائی گئی ہیں ۞ **۱۴ مارچ** جاپانی سرکاری خبر ہے کہ ہماری اس دستہ فوج نے جو لیاؤ ہو کے دائیں بازو پر تھی اس نے آٹھ روسی سکواڈرن کو جنکے ساتھ توپیں اور بندوقیں بھی تھیں منتشر کر دیا اور پھر ان بلندیوں پر قبضہ کر لیا جو تائیلنگ کے شمال میں اور لیاؤ ہو کے دائیں کنارے پر تھیں اور وہاں سے بھاگتے ہوئے دشمن پر گولہ باری شروع کر دی - اس فوج دشمن میں ایک حصہ پیادہ سپاہیوں کا تھا اور دس سکواڈرن تھے ۞ **۱۴ مارچ** روسیوں کی آخری امید کا مرکز ہانگک سکواڈرن ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ جبتک اس کے امیر البحر فوج کے ساتھ نہ لڑیں اور جنگ نہ کریں تب تک صلح کی امید نہیں ۞ **۱۴ مارچ** کی خبر ہے کہ امیر کابل نے دربار اور کانفرنس کا اجلاس کیا اور انہیں امراؤ سرداران کو مختلف خطابات

ایڈیٹوریل نوٹس

جنگ جاپان وروس کا پولیٹکل اثر جہان

اِس صدی میں اِس خبر بکری کے جنگ نے دنیا کو اتفاق اور استقلال اور ہمدردی اور جان نثاری کا سبق دیدیا ہے وہاں دنیا کی حکومتوں اور طاقتوں کو دور اندیشی اور پولیٹکل سبق بھی پڑھا دیا۔ چنانچہ روس کی پارلیمنٹ میں ایک بجٹ پاس کر دیا گیا کہ جس کے رو سے بحری طاقت کا اضافہ قرار دیا گیا اور اُس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اِسی طرح جرمنی پر بھی ایک موہومہ خوف طاری ہو گیا کہ برطانیہ اعظم ہم پر حملہ کرنیکو ہے۔ اِسی خیال سے اب اُس نے ٹھان لیا ہے کہ اپنی طاقت برطانیہ کی بحری طاقت کے برابر کرے۔ اور برطانیہ عظمیٰ تو پہلے ہی سے اِس کام میں مشغول ہے روزویلٹ صاحب نے بھی دیکھا دیکھی اِس طریقہ پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ اور فرانس نے تو اِس کارِ عظیم کی تکمیل کے لئے اپنی پارلیمنٹ میں یہہ تجویز کر لی ہے کہ اِس کام کے لئے قریباً سات کروڑ روپیہ سالانہ زاید خرچ کیا جاوے چنانچہ ۲۴ بڑے بڑے جہازات اِس وقت اُنکی زیرِ حکومت تیار ہو رہے ہیں۔ ادھر امیر کابل بھی تجویز کر رہا ہے کہ کہیں بحری مضافات میں کسی نہ کسی طرح سے کوئی بندرگاہ مِلجاوے جس سے تجارت اور جنگی معاملات کو ترقی اور استحکام ہو تو بہتر اور انسب ہے۔ یہہ ایک ضروری دور اندیشی ہے۔ کیا جانیں آیندہ خدا کی کیا مرضی ہے؟ یہہ ایک فطری قاعدہ ہے کہ جب خدا کی کوئی خاص مرضی اِس دنیا میں ظہور پانیکو ہوتی ہے تو اُس کے سامان دفعتاً نوعتاً پہلے ہی سے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں اور آخر جب وقت آجاتا ہے تو وہ مرضی خود بخود پوری ہو جاتی ہے۔ یہی صورت اب پولیٹکل دنیا میں نظر آ رہی ہے اسی طرح سے ہند میں بھی ہندوستانیوں کے اندر ایسی تحریک ہو رہی ہے کہ انگریزاں سے کشیدہ خاطر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہہ حالت نہ صرف گورنمنٹ ہی میں ہے بلکہ تمام شنوں میں بھی اپنا ظہور پکڑ رہی ہے۔ کیا جانیں جہاں ملکی انقلاب آنیوالا ہو وہاں قومی اور مذہبی انقلاب بھی آجاوے۔ اور کیا جانیں کس پہلو میں آوے۔ مگر انقلاب کی صورتیں تو ضرور قومی مذہبی اور ملکی دنیا میں نظر آ رہی ہیں۔ جو ہمارے نظروں سے ابھی پوشیدہ ہیں؛

تانبا پانی کو صاف کرتا ہے

ایک ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا ہے کہ خواہ کیسا ہی گندہ پانی کیوں نہو وہ تانبے سے آناً فاناً نہایت صاف اور قابلِ استعمال ہو جاتا ہے کیونکہ اسکی تھوڑی سی مقدار اُن زہریلے کیڑوں کا جو پانی میں ہوتے ہیں قلع قمع کر دینے اور اُس کے گندے مادے کو زایل کر کے تہ میں بٹھا دینے کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ دس لاکھ حصہ پانی کی صفائی کے لئے صرف ایک حصہ توتیا کافی ہے۔ تالاب کی صفائی یوں ہو سکتی ہے کہ قریب دو سو پونڈ توتیا تھیلیوں میں بھر کر اور ایک کشتی میں باندھ کر لٹکا دیا جاوے اور کشتی کو تالاب میں چاروں طرف گردش دیجاوے تین روز کے بعد پانی نہایت شفاف اور شیرین ہو جاویگا۔ اِسی ڈاکٹر صاحب نے جسکا نام ڈاکٹر سور ہے یہہ بھی ثابت کیا ہے کہ تانبا امراض کے لئے بہت مفید ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ چاندی سونے کے سکوں پر امراض کے کیڑے چپکے رہتے ہیں مگر تانبے کے سکوں پر ایک کیڑا بھی نہیں ہوتا۔ ٹھٹھیرے ہیضہ میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں۔ اہلِ چین باوجودیکہ نہایت گندی جگہوں میں رہتے تو بھی وہ مرض ہیضہ میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ تانبے کے برتنوں میں پانی رکھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر تانبے کے برتنوں میں پانی رکھا اور پیا جایا کرے اور کھانا بھی تانبے کے برتنوں میں پکایا جایا کرے تو طاعون کو غالباً نہایت مفید ہو کیونکہ طاعونی کیڑے اِس سے مر جاینگے اور اپنا اثر انسان پر کرنے نہ پاینگے؛

ڈاکٹر ڈوبوس صاحب کا ایمان

یہہ صاحب برسوں بے ایمانی کا شکار بنے رہے مگر آخر کار خدا کی بڑی مہربانی ہے اُن کے خیالات بائبل کے اُن دعووں کی طرف مبدل ہو گئے جو خدا اور مکاشفہ کی بابت مسیح کے ذریعہ سے اِس میں کئے گئے ہیں۔ اُنہوں نے محسوس کر لیا کہ اگر یہہ تعلیم درست ہے تو میں اِس تعلیم سے درگذر ہرگز نہیں کر سکتا اور اِس کے برخلاف فتوے دینے سے لازمی ہے کہ میں اِس عظیم الشان اور اہم دعوے کی خوب چھان بین کروں اپنے ذہنی کشمکش اور بے قراری میں وہ کہتا ہے کہ میں تمام عرصہ تک اِس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ ایمان کیا شے ہے اور کہ کس طرح میں دعا کے ذریعہ سے ایمان کی منزل کو پہنچ گیا اور تب سے مسیح کا نام مجھے لاثانی طور پر قیمتی معلوم ہوتا ہے۔ ہکیگن اور دوسری یونیورسٹیوں میں کچھ عرصہ صرف کر کے وہ جرمنی کو گیا جہاں وہ برلن میں علمِ الٰہی کا مطالعہ کرتے کرتے یوں رقمطراز ہیں کہ بڑی تاریکی کا ایک خوف میری روح کے اُوپر طاری ہونے لگا۔ مگر اِس اثر سے اُس کا رہائی پانا ایک نہایت پُر اثر واقعہ ہے جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اِس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ان تمام آزمایشوں کے درمیان وہ کسطور پر تیار کیا جاتا تھا کہ بائبل کے معنے دوسروں پر کھول دیوے؛

ہندوستانیوں کیلئے امریکہ میں ایک اور سہولیت

ہمنے گذشتہ کسی پرچہ میں یہہ شائع کیا تھا کہ امریکہ میں ہندوستانیوں کے گذارہ کی بہت عمدہ اور معقول صورت ہے اور اِس ماہ کے گذشتہ پرچے میں ہمنے وہ پتہ بھی شائع کر دیا ہے کہ جس پر وہ براہ راست خط وکتابت کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آج ہم آپلوگوں کو ایک اور مژدہ دیتے ہیں کہ امریکہ میں ہندوستانی طلبار کو تحصیل علم کے لئے ایک عمدہ اور قابلِ تعریف آسانی یہہ نکل آئی ہے کہ ہر ایک طالب علم ۴۰ روپیہ ماہوار کے خرچ سے امریکہ میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے اور اگر ایک ایسا طالب علم ہو مسٹر دیش چرن سنگھ کی طرح کھیتوں میں بھی کام کر کے اپنے سلسلہ تعلیم کو حاصل کر سکتا ہے اِس کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ وہ اصحاب جو ایسی باتوں کے خواہشمند ہیں پتہ مذکورہ پرچہ گذشتہ پر اُن سے خط وکتابت کر کے تمام احوال سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے؛



پادری ڈاکٹر کرشنا موہن بنیرجی۔

پادری بنیرجی کلکتہ کے شمالی حصہ میں جو تھانتھونیا کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۸۱۳ء کی ۲۴ مئی میں پیدا ہوئے تھے اُن کے والد کا نام جیبوں کرشنا بنیرجی اور والدہ کا نام سری متی تھا۔ پانچ سال کی عمر میں آپ ہندو دستور کے مطابق تعلیمی زندگی میں داخل ہوئے اور ایک ہی سال کے اندر مسٹر ہیر کے بنگالی پاٹشالہ واقع شملہ میں داخل ہوگئے۔ گیارہ برس کی عمر میں آپنے جیٹو پہنا اور ماہ فروری سنہ ۱۸۲۴ء کو ہندو کالج میں داخل ہوکر سنسکرت کی تعلیم پانے لگے اور ساتھ ہی انگریزی کی تعلیم بھی پاتے رہے۔

سنہ ۱۸۲۹ء میں آپ کے والد نے انتقال کیا۔ اور اسی سال کے وسط میں انکو ایک ایجوکیشن کمیٹی کیطرف سے سولہ روپیہ ماہوار وظیفہ بھی ملنے لگ گیا۔ دوسرے سال انہوں نے دہلی کالج میں ملازمت اختیار کرلی۔ مگر بعض امور خانگی اور دیگر وجوہات سے انکو اس ملازمت سے دست بردار ہونا پڑا۔

یکم نومبر سنہ ۱۸۲۹ء کو انہوں نے کالج چھوڑ دیا اور ڈیوڈ ہیر کا سکول میں جو عموماً ہیر سکول کے نام سے نامزد ہے اسسٹنٹ ٹیچر کے عہدہ پر متعین ہوئے۔ اس وقت اگرچہ ظاہری طور پر وہ ہندو ہی تھے مگر دراصل انکا کوئی مذہب نہ تھا۔ اور جوں جوں زمانہ گذرتا گیا وہ مذہب کیطرف سے لاپرواہ ہی رہے مگر انہوں نے ظاہرداری ترک نہ کی کیونکہ وہ کہتے تھے کہ اگر میں اسکو بھی ترک کردوں تو سوسائٹی میں میرا گذارہ مشکل ہو سکیگا۔

اس اثنا میں آپ مسٹر ڈیروزیو صاحب سے ملاقی ہوئے جو میٹافزیکل (یعنی علم مابعد الطبعی) کیطرف مایل اور اُسکے حامی تھے اور مذہب کے سلسلہ میں ایسے خیالات کو بہت کام میں لایا کرتے تھے اور اس تعلیم کی جڑ انہوں نے اپنے شاگردوں کے دلوں میں بھی کیا نہیں لگا دی تھی چنانچہ کرشنا موہن صاحب بھی انکا شکار ہوگئے اور انکی تعلیم اور اصول کی تعمیل اور اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہوئے۔ ان سب کا خاص نشانہ ہندو مذہب کا قرار واقعی استیصال اور انکی اخلاقی اصلاح تھا۔ اسطرح سے کرشنا موہن اور اس کے دوست دھریہ بن گئے۔ اور خدا کی ہستی اور روح کی بقا کا علانیہ انکار کرنے لگ پڑے۔ سنہ ۱۸۳۱ء میں آپنے ایک اخبار موسوم بہ انکوائرر ([illegible]) کے ایڈیٹر ہوگئے جسمیں ہندو غلطیوں پر بڑے سخت اور محکم مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ انکی مصلح بننے کی خواہش اور عمل نے انکے رشتہ داروں اور دوستوں میں ایک ایسی تحریک پیدا کی کہ انکو مجبوراً ان سے علیحدہ ہوکر اپنا گھر چھوڑنا پڑا۔ اس طرح سے ان کا قطع تعلق نہ صرف رشتہ داروں ہی سے بلکہ کل ہندو قوم سے بھی ہوگیا۔

ہندؤں کے درمیان یہہ حرکت اور اشتعال نہایت ہی سخت تھا اور اس طوفان کا اثر عنقریب ہر اطراف میں ہوگیا۔ اور ہندؤں کی سوسائٹی اور اطراف میں ان مضامین پر بحث اور مباحثے شروع ہونے لگ پڑے اور بنگالی اخبارات میں ان نئے ہندو بدعتیوں پر حملوں پر حملے شروع ہونے لگے۔

اس کشمکش کے زمانہ میں کرشنا موہن صاحب کی توجہ مسیحی مذہب کیطرف مبذول ہوئی اور مسیحی دین کے ثبوت دریافت کرنے اور بڑے بڑے مسیحی مشنری جیسے ڈیلٹری ریورینڈ مسٹر ہل اور ڈاکٹر ڈف صاحبان وغیرہ کے لکچروں میں بھی حاضر ہونے لگے۔ مگر صحیح طور پر یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر ڈف صاحب کے ساتھ انکی ملاقات اور بحث مباحثہ سے اُن پر ایک دائمی اثر ہوگیا اور انکی زندگی میں ایک بڑا بھاری انقلاب پیدا ہوگیا۔

اس وقت سے مسٹر بنیرجی مذہب کے ثبوت کا بڑے جوش اور تحقیق کے ساتھ مطالعہ کرنے لگے۔ اور اگرچہ انکی ذہنی مشکلات دن بدن حل ہونے لگیں تو بھی کافی طور پر اسی وقت مشکلات حل ہوگئیں جبکہ وہ گناہ کے قایل ہوگئے اور ایک نجات دہندہ کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے مگر جس نے اس کے اندر یہہ کام شروع کیا تھا اُس کو اُس نے غیر مکمل نہیں چھوڑا بلکہ اور ترغیب اور زور دیتا گیا اور انہوں نے اس بات کو معلوم کرلیا کہ اس مذہب پر جو خدا کے اختیار سے اور معجزات اور پیشینگوئیوں کے اثبات کے ذریعہ ثابت اور ظاہر ہے اور جسکی بنا بھی یہی باتیں ہیں اب اعتراضات کرنے لا حاصل اور بیفایدہ ہیں۔

اس موقع پر انہوں نے اخبار انکوائرر ([illegible]) کے ذریعہ جس کے آپ ابھی تک ایڈیٹر تھے مسیحی مذہب کی قبولیت کا افشا مشتہر کیا۔ اس سے اُن ہندؤں میں جو کہ وہ ابھی چھوڑ چکے تھے بہت تحریک اور جوش تو پیدا نہیں ہوا مگر ان کے تعلیم یافتہ دوستوں اور ہاشندوں کے درمیان ایک بڑی بھاری جنبش پیدا ہوگئی اور انہوں نے خیال کیا کہ بنیرجی کا یہہ عمل تو ایسا ہے جیسا کہ ایک دلدل میں سے نکلکر دوسری دلدل میں پھنسا۔ تسپر بھی اس کے اس اعلان سے انکے بعض نزدیکی دوست آشناؤں پر یہہ اثر ہوا کہ سب کچھ چھوڑکر وہ بھی مسیحی ہوگئے۔ جب قدرت نے انکو اس طرح سے مسیحی مذہب کے لئے جسکو وہ اب قبول کرنے پر تھا تیار اور مناسب بنا دیا تو اس کا طبعی نتیجہ یہہ ہوا کہ اُس نے اپنے مربی اور دوست ڈاکٹر ڈف صاحب سے بپتسمہ لینے کی التجا کی۔ اور انہیں کے ہاتھ سے سنہ ۱۸۳۲ء میں اصطباغ پاکر مشرف بہ مسیحیت ہوگئے۔

بپتسمہ کے بعد وہ کلکتہ کے سی۔ ایم۔ ایس مدرسہ کے مدرس متعین ہوئے انکو یہہ بڑی آرزو تھی کہ میں پادری کے عہدے پر مامور کیا جاؤں چنانچہ آرچ ڈیکن ڈلٹری صاحب کی سفارش سے بشپ ڈانیل ولسن صاحب کے ہاتھ سے سنہ ۱۸۳۶ء میں اس عہدہ پر مقرر کئے گئے۔ آرڈینشن کے بعد چرچ کرائیسٹ انکی تحویل میں آگیا۔ اور انہوں نے یہاں پر بڑے کارنمایاں کئے۔ آپ بڑے مہمان نواز اور فیاض اور محمود تھے۔ انہوں نے اپنے غیر مسیحی دوستوں کے درمیان بھی بڑا کام کیا۔ وہ اکثر انکی ایک کانفرنس منعقد کیا کرتے اور اس میں اُن کے دلوں سے اُن تمام غلط خیالات کو محو کیا کرتے تھے جو اُن کے ذہن نشین تھے۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ

ان میں سے بہت سے تعلیم یافتہ لوگ مسیح پر ایمان لائے۔ ۱۸۵۲ء میں پادری کرشنا موہن بنرجی صاحب بشپ کالج کلکتہ کے جونیر پروفیسر مقرر ہوگئے۔ یہاں پر انہوں نے بہت عمدہ عمدہ تصنیفات تصنیف و تالیف کیں ۱۸۶۸ء میں آپ اس کالج سے سبکدوش ہوگئے۔ اور اگرچہ آپ عمر رسیدہ اور ضعیف ہوگئے تھے تو بھی شہر کے اور کلکتہ یونیورسٹی کے معاملات میں بڑی بھاری دلچسپی اور اثر سے لیتے رہے اور اپنے ہموطنوں کی بھی خدمتوں میں مصروف رہے مناسب طور پر ہم انکو بنگالی کرسچن لٹریچر کا باپ کہہ سکتے ہیں۔

اس محکمہ کے ایک نہایت عمدہ نظیر انکی ایک تصنیف ہے جو موسومہ بہ ”ہندو فلاسفی پر مکالمہ“ ایک مشہور کتاب ہے جس کو انہوں نے بنگالی اور انگریزی ہر دو زبانوں میں تصنیف کیا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر جان میور صاحب کی کئی ایک کتابوں کا جو انہوں نے مسیح اور پولس کی سوانح عمری پر لکھی تھیں اور دیگر کتابوں کا جو بھی دین کے ثبوت میں لکھی تھیں ترجمہ کیا جسکو لوگ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ علاوہ اس کے اور دیگر مستند اور مشہور کتابیں اُن کے قلم جادو رقم سے نکلیں جنہوں نے اُن کے ہموطنوں پر اصلاً نہ جادو کا سا اثر کیا اور اب تک الیسا ہی ظہور میں آتا ہے۔ انہوں نے چھوٹی چھوٹی کتابیں اور درس اور وعظ اور دیگر مضامین بھی مختلف صورتوں میں شایع کئے۔

۱۸۷۶ء میں انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی کیطرف سے ڈی ایل کا خطاب پایا۔ اور کلکتہ کے بشپ صاحب کے آنریری چاپلین۔ ایشیاٹک سوسایٹی کے ممبر اور کلکتہ میونسپلٹی کے بھی ممبر تھے۔ کوئی ایسی مجلس مذہبی تمدنی اور علمی سوسایٹی نہ تھی جسکے آپ ممبر نہ تھے۔ آخر خدا اور اپنے ہموطنوں کی نہایت عمدہ خدمت کرتے ہوئے خدا کے اس بڑے خادم نے اپنا دورہ پورا کیا اور ۱۱ مئی ۱۸۸۵ء کو ۷۲ برس کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر کے اس جہان جاودانی میں داخل ہوگئے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف بڑے عالم فاضل بنگالی بھی تھے۔ ان کو انگریزی اور بنگالی کے علاوہ سنسکرت اور یونانی اور عبرانی اور لاطینی اور دیگر زبانوں میں بھی بڑی مہارت تھی۔ اور ان کا ہمیشہ سے یہی منشا رہا کہ ان تمام خوبیوں کو اپنے خداوند اور نجات دہندہ کے قدموں پر رکھیں جس نے ان کو جہالت اور بیقراری کی تاریکی سے حقیقی علم اور سکوت کی روشنی میں بلایا۔ آپ ذہن کے بڑے پکے اور آزاد تھے اور انکی محنت کش عادات اور طریقۂ عمل اور ارادہ کی مضبوطی اور مردانگی ان سب پر روز روشن کی طرح نمایاں تھیں جو اُن سے ملاقی ہوتے یا انکی بابت پڑھتے اور سنتے تھے۔ ایسا شخص دنیا کی پیروی اور تقلید کے لئے ایک نمونہ ہے۔

مضامین

انسان کا احوال

انسان کو خدا کا نور اور مساوات (یا خدا کی صورت اور مانند) کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ خدا نے جس وقت اس کو پیدا کیا یہہ کہا (آؤ کہ ہم آدمی کو اپنے نور اور مساوات سے بنا دیں) نور مساوات جان میں خوب تابان ہوتی ہے۔ اور جان ایک بے مرگ روح ہے۔ اور اسمیں تین طاقتیں ہیں عقل و دانش رضا۔ یاد۔ جیسے خدا کہ وہ طبیعت میں ایک ہے اور شخصوں میں تین ہے۔ باپ بیٹا روح القدس۔ آدمی ایک حیوان ناطق یا پیدائش ناطق ہے جو جسم اور روح سے باہم شراکت رکھتا ہے۔ روح آدمی کا سردار حصہ ہے جو خدا سے مخلوق و پیدا ہوتی ہے اور اسیوقت خدا جسم میں ڈالدیتا ہے۔ اور جسم بھی خدا کا کام ہے اگرچہ ماں کے رحم میں والدین کے لہو سے بنایا جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا نے آدم کے جسم کو خاک سے بنایا۔ اور اسیواسطے پیغمبر ایوب فرماتا ہے (اے خدا تیرے مقدس ہاتھ نے مجھے بنایا اور بہت درستی سے مجھے آراستہ کیا) اور پھر (یاد کر اے ابدی خدا کہ تو نے مجھے خاک سے بنایا اور پھر (تو نے مجھے پوست اور گوشت پہنایا اور اُستخوان رگوں اور نسوں سے پیوستہ کیا) اس لئے خدا ہمارا باپ ہے نہ صرف اس سبب سے کہ اُس نے ہماری جان کو نیست سے پیدا کیا بلکہ اس لئے بھی کہ ہمارے جسم کو بھی بنایا۔ اور واجب و فرض ہے کہ ہم والدین سے زیادہ اُس کا قدر کریں۔ اور عین راستی سے یہہ کہیں کہ اے ہمارے باپ جو آسمانوں میں ہے اور پیدایش ناطق آدمی کو اس لئے کہتے ہیں کہ یہہ عقل سے آراستہ ہے اور عقل ایک سچائی اور حق ہے کہ اسکو تمام دنیاوی مخلوقات پر زیادہ بزرگی ہے۔ جیسا کہ پیغمبر داؤد فرماتا ہے (اے خدا تو نے آدمی کو اتنی بزرگی دی کہ فرشتہ سے تھوڑا کمتی ہے)۔ انسانی روح جو بے مرگ ہے اور خدا کا نور اور مساوات ہے اُس کا مرتبہ اتنا بزرگ اور جلالی ہے کہ خدا نے اُس کا اتنا قدر کیا کہ اسکو گناہ اور دوزخ سے خلاص کرنے کیواسطے ابدی کلام کو کہ یہہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے زمین پر بھیجا۔ اور جب تک یہہ روح اس دنیا میں ہے خوش نہیں رہیگی۔ اگر یہہ روح خوب غور سے دھیان کریگی تو اسکو ثابت ہو جائیگا کہ جب تک یہہ اس دنیا میں رہیگی انکو مسکین اور کمتر زندگانی بسر کرنی لازم ہوگی۔ کیونکہ یہہ اس جسم میں بند ہو کر قیدی کی مانند رہتی ہے۔ اور بدبخت شہر سے باہر ہے۔ اور یہہ اتنے جانوروں (شہوتوں) کے ساتھ زندگانی گذرانتی ہے۔ کہ بہت دفعہ کاذب عشقوں کے سبب فساد میں پڑتی ہے۔ یہہ شہوتیں اتنی زور آور ہوتی ہیں کہ انسان کو حیوان کی مانند بناتی ہیں۔ پیغمبر داؤد فرماتا ہے (آدمی جسوقت کہ دنیاوی چیزوں سے عزت دار ہوتا ہے اُسوقت بیوقوف ہوتا ہے اور احمق گدھوں کی مانند اور اُن کے برابر ہو جاتا ہے) اسواسطے مقدس پولوس خوب سمجھ کے کہ دنیا میں رہنا مسکین و کمتر بہتر ہے نالہ کرتا تھا (ہائے کمبخت آدمی کا ہنر کون مجھے اس مسکین ہنر سے خلاصی کریگا کہ یہہ ہنر موت کی مانند ہے) اس لئے کہ جان اس جسم میں قید رہتی ہے مقدس پولوس اسواسطے موت کو چاہتا تھا کہ جبتک جان اس جسم کے ساتھ دنیا میں زندگانی کرتی ہے بہت بڑی خطرناک حالت میں ہے۔ اس لئے کہ یہہ تین بڑے دشمن ہر دم اپنے ساتھ رکھتی ہے (دنیا۔ جسم۔ شیطان) کہ یہہ دشمن ہمیشہ



ہمیشہ روح کی خرابی اور پریشانی اور تباہی اور ہلاکت کی تلاش کرتے رہتے ہیں جبکہ جان ایسا قیمتی جوہر ہے اور ایتنے خطرناک دشمنوں میں رہتی ہے اور یہہ جان خدا کا نور اور مساوات ہی اس کا بڑا قدر اور ادب اور حفاظت کریں جیسے کہ رعیت اپنے بادشاہ کی صورت کا ادب اور تعظیم کرتی ہے۔ اور روح پاک ہمکو اسطرح سکھلاتی ہے (اے آدمی اپنی جان کی نگہبانی کر اور اسکا ادب کر جیسا کہ لائق ہے) جبکہ روح ایسی خطرناک جگہ میں رہتی ہے تو لازم ہے کہ ہم تمام زور سے اُسکی نگہبانی اور دنیاوی ساری چیزوں سے زیادہ اُس کا قدر اور اندازہ کریں تاکہ یہہ ہمیشہ کیواسطے دائمی آگ میں نہ جلے جیسا کہ ہمارے مخلص نے فرمایا ہے (جو آدمی تمام دنیا کو پاکر اُس پر حکومت کرے اُسکو کیا فائدہ ہوگا جو اپنی جان کا نقصان اٹھاویگا یا کونسی دنیا کی چیز انسان اپنی جان کے بدلہ دیگا) اور یہہ انسانی روح بے مرگ ہے لیکن جب یہہ گناہ اور اسکی گندگی اور اُس کے برے نتایج کے ساتھ خدا کے سامنے جاویگی خدا سے ابدی عذاب پاویگی یہی ہمیشہ کی موت کہی جاتی ہے اور جسم کی کیفیت ذیل کے تین سوالوں سے جنمیں تین وقت ماضی حال مستقبل سے ظاہر ہوجاتی ہے۔ سوال (۱) اے آدمی تو کون تھا جس وقت تونے اس قفس عنصری میں داخل ہوا تھا – سوال (۲) اے آدمی تو کون ہے پیدا ہونے کے بعد جواب اب تو آلایش اور گندگی کا برتن ہے سوال (۳) اے آدمی تو کیا ہوگا موت کے بعد جواب۔ مردار کیڑوں کی خوراک وگندہ بدبو۔ کیا یہہ حالتیں سچ نہیں ہیں؟ اس سے ثابت ہے کہ جان انسان کی نہایت بزرگ تر یہہ گرانقدر ہے۔ اور جسم نہایت ہی کمتر اور کمقدر ہے۔ پس انسان دونوں چیزوں سے انسان کہلاتا ہے اگر یہہ بے زر ہو یا بے خانمان ہو یا فقیر و عاجز و مسکین ہو یا مسافر ہو وغیرہ اور اس بیماری میں گرفتار ہو تو کچھ چنداں تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے اسکو خاک سے بنایا اور خاک سب سے کمتر ہے۔ لیکن انسان کی خلاقی کمینگی سے جو نہایت ضلالت اور برگشتگی ہے زیادہ تر تعجب اور افسوس ہے۔ یہہ خلاقی ضلالت اور برگشتگی نتیجہ ہے جسم کی اُس دشمنی اور ضد کا جو وہ اپنی خواب مستی سے روح کے ساتھ رکھتا ہے۔ اور یہہ خواب مستی حضرت آدم کے گناہ سے نکلی جیسے کہ مقدس پولوس فرماتا ہے (گوشت یعنی جسم کی آرزو روح سے لڑائی کرتی ہے)۔ سچ ہے کہ جسم ان تمام چیزوں کو کہ جنسے روح فایدہ لیتی ہے روکتا ہے اور ہمیشہ اپنی بری آرزوؤں سے خدا کی مہربانی کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور جسم کو جتنا پیار کیا جاتا ہے کھانے پینے اور پہننے سے اتنا ہی زیادہ سرکش اور ضلالت میں گمراہ ہوتا جاتا ہے۔ اور جب اُسکو روپیہ ملتا ہے تو اُس پر ایک دوسرا شیطان سوار ہو جاتا ہے جبکہ جسم روح کا ایسا مخالف ہے اور روح کو برباد کرتا ہے تو فروری لازم ہے کہ آدمی اپنے آپ کو لگام دیوے۔ اور تمام جسمانی خوشیوں کو دور کرے تاکہ جسم خدا کی اطاعت میں روح کے آگے اطاعت اور فروتنی اور فرمانبرداری کرے اور بلاشبہ ایسا ہی کرنا فرض ہے۔ مقدس پولوس اگرچہ خدا کی مہربانی اور مرضی میں ثابت قدم تھا اس طرح کرتا تھا۔ کرنتھیوں کے خط میں یوں لکھا ہے (میں اپنے جسم پر سخت ریاضت کرتا ہوں اور اسکو روح کی غلامی میں رکھتا ہوں) اس سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہم اپنے جسم کو ایک فروتنی کی حالت میں مثل گدھے کے رکھیں ایسا نہ ہو کہ یہہ مثل (رومی بیبرت عیسٰے از لاغری ؛ تو در بند آنی کہ خر پروری) ہم پر بھی صادق آوے۔ ہم پر فرض ہے کہ جسم کے مقابلہ کے لئے ہر وقت بیدار و ہوشیار رہیں۔ تاکہ ہمارے واسطے ہمیشہ کی نیک بختی اور زندگانی پیدا کرے۔ آدمی کو اپنے جسم کو خبردار رکھنا بہت ہی ضروری ہے بلکہ خدا نے جسم کو جان کی اقامت کیواسطے بنایا کہ یہہ نیک کام کرنے کے اوزار ہوویں اور یہہ سچ ہے کہ یہہ اوزار نیکی اور بدی دونو کر سکتے ہیں۔ پس جو جسم خوب اور نیک اور درست کاموں میں بسر ہوا ہوگا بلاشبہ قیامت کے روز اُس کا بعث و نشر نیک بخت اور جلیل ہوگا اور نیک بختی کی خصلتوں کے ساتھ پھر جی اُٹھیگا اور روح کے ساتھ ہمیشہ نیک بخت ہوگا۔ اور جو جسم بدکاموں پر اپنی جان کو حیوانی خصلتوں کی خوشیوں میں ڈبانیکے لئے زبردستی کریگا اگرچہ قیامت کے روز پھر جی اٹھیگا لیکن اپنی شامت کے سبب روح کے ساتھ ہمیشہ کے واسطے دائمی موت پاویگا۔ اور دوزخ کی دائمی آگ میں جلتا رہیگا۔ آدم کے معنے ہیں سُرخ مٹی اور پہلا انسان آدم کو خدا نے خاک سے اس واسطے بنایا کہ دائم الحال اور تمام اُس کی اولاد یاد رکھیں کہ ہم ابتدا سے خاک ہیں اور پھر خاک ہو جاوینگے۔ اور جو آدمی اپنے مرتبہ کو جانے کہ میں خاک ہوں پھر کیوں کر وہ مغرور ہو جاویگا (اے آدمی تو خاک ہے اور پھر خاک ہو جائیگا)۔ سب عیسائیوں کو غور کرنا چاہئے کہ ابتدا سے ہم خاک ہیں اور خاک ہو جائینگے۔ اور تمام جسمانی خوشیوں کو رد کریں۔ بلکہ اپنے جسم پر سخت اور درست ریاضتوں کا (مثلاً روزہ۔ نماز۔ دعا بندگی) کا بوجھ اس طرح ڈالیں کہ جسم کو کبھی سست اور غافل اور چور نہ ہونے دیں۔ اور اُس کے بہانوں کو رد کرتے رہیں؛ (باقی آیندہ) (راقم عبدالرحیم)

مُراسلات

مذمتِ شراب

کوئی نہ وصف شراب دیکھا نتیجہ مذموم خراب دیکھا
وہاں عمر شباب دیکھا ہمیشہ فاش حجاب دیکھا
کہیں کیا عادت منحوس ہے ایسی بیاں سے عاجز زباں ہماری
شروع میں پیتے جو تھے بہت کم مابعد بس بیحساب دیکھا
مکان سے جاتا ہے ہوش میں جو دوکاں سے آتا ہی جوش میں ہے
بھٹکتے ہوتے ہیں گھر سے باہر شراب پیکر عذاب دیکھا
کریں کیا حالت کا ذکر زیادہ ہوئی ایک آفت بھی ہر تازہ
کہیں سڑک پر پڑے ہیں لڑکر بیہوشی میں آنجناب دیکھا
بیان عاکف کرے کہاں تک شرابخواری ہے ہی بلا ننگ
بگڑتا معدہ وشتاب دیکھا جگر شراب سے کباب دیکھا

راقم بندہ ایچ۔ بی۔ فرینکلن انچارج شفاخانہ خاص ریلوے اسٹیشن شہر سیالکوٹ

کچے سیب کی چاہ پیاس اور بخار کی شورش کے لئے نہایت ہی مفید ہے

البلاغ اور سلطان محمد - جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

امید ہے کہ ان چند سطور کو آپ اپنے نامی اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر کمترین کو ممنون و مشکور فرماویں گے۔ آج رات کو ۱۷ مارچ بستر خواب پر مقامات حریری کی سیر کرتے ہوئے اُس کے مضامین عالیہ اور حسن بیان کے نشہ میں مدہوش پڑا ہوا تھا کہ یکایک ایک صاحب جنکے ہاتھ میں الحق کا پرچہ تھا آیا اور حسرت بھری نگاہ سے دیکھ کر اور نرم آواز سے کہنے لگا آپ کا نام بعد مدتوں کے زیب الحق ہوا ہے نہیں معلوم اس پریشانی کو دیکھ کر الحق کا پرچہ ان سے لیکر پڑھنے لگا۔ کہ بمبئی سے ایک رسالہ مسمیٰ بہ البلاغ جناب ایڈیٹر الحق صاحب کو ملا ہے جسمیں میری نسبت یہہ عبارت مندرج ہے کہ "سلطان محمد جسکو میں سلطان مسیح لکھونگا یہہ ایک طالب علم کمسن ناتجربہ کار تھا مفلسی کے باعث مسیحیوں کے جال نے اسکو شاید کے پھندے میں پھانس لیا ہے جسکا وہ معترف ہے کہ مینے دنیا میں مسیحی ہونے کے بعد ہوش سنبھالا ہے دیکھو الحق نمبر ۹ جلد ۲" گو کہ ایڈیٹر الحق نے اُن کو دندان شکن جواب دیا ہے مگر مینے یہہ مناسب سمجھا کہ ان کے ہر ایک جملے کے جواب محققانہ طرح سے لکھوں تاکہ ناظرین پر ایسے متعصب ایڈیٹروں کی صداقت کا راز کھل جاوے ؛

قولہ سلطان محمد جس کو میں سلطان مسیح لکھوں گا ؛

اقول - جناب من آپ غلطی کر رہے ہیں میں محمد کا سلطان ہوں پر مسیح کا غلام اگر آپ مجھ سے زیادہ عداوت رکھتے ہیں تو آئندہ اس کمترین کو غلام مسیح لکھا کریں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور میں آپ کی اس عداوت کو دوستی سمجھ کر مرہون منت رہوں گا ؛

قولہ - یہہ ایک طالب علم کمسن ناتجربہ کار تھا ؛

اقول - جناب من ابھی تک گلستان سعدی سے بھی آپ ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ ہرگز یہہ امید نہیں ہو سکتی تھی کہ آپ کمسنی سے استدلال لے لیں گے مجھ کو اس وقت ایک مصرعہ یاد آیا کہ "بزرگی بعقل است نہ بسال" بندہ پیدائشی کی لیاقت انکی عقل پر مبنی ہے نہ کہ سن پر تجربہ سے یہہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ ہے کہ اکثر عمر رسیدہ وہ کام نہیں کر سکتے ہیں جنکو ایک کمسن انجام دیسکتا ہے پس آپ کا استدلال بالاسر غلط ہے امید ہے کہ آپ اپنی تحریر کو واپس لے لیں گے ؛

باقی رہی ناتجربہ کاری یہہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ بندہ اسلام کے ہر ایک پہلو کو تجربہ سے برتا ہے یہاں تک کہ حرمین شریفین میں بھی جاکر اسلام کے اصول اور اُس کی حقیقت کو اچھا یا اور خوب غور اور خوض سے کام لیا مگر افسوس ہے کہ تجربہ ہی سے ثابت ہوا کہ اسلام فی الحقیقت لوچ ہے اور دروازہ نجات اُس میں بند ہے ؛

باقی رہا طالب علمی ایک طور پر آپ صحیح فرماتے ہیں کہ انسان مرتے وقت تک علم کا طالب رہتا ہے انسان ضعیف البنیاد اس چند روزہ عمر میں تمام علوم کو حاصل نہیں کر سکتا ہے لہذا وہ طالب علم کہلاتا ہے۔ اور ایک طور پر آپ امر حق سے اغماض کرتے ہیں۔ کیونکہ بندہ علم عربی کے کتب درسیہ سے فارغ ہو چکا ہے اور اُس کی سند کہ معظمہ کے مدرسہ صولتیہ کی طرف سے بندہ کے پاس موجود ہے اور اب وہ میرے مطب بمبئی کے گھاس بازار میں موجود ہے از برائے مہربانی وہاں جاکر الماری کو کھولکر دیکھئے اور میرا اپنی سامان جو مبلغ چار پانچ سو روپیہ کا ہے ارسال فرمایئے اور اگر اسپر بھی آپ کو شک ہے تو میں خود موجود ہوں میری عربی دانی کا امتحان لیجئے یا اگر آپ سفر خرچ کے متحمل ہو سکیں تو میں خود بمبئی میں حاضر ہو جاؤں گا تاکہ طرفین کی صداقت معلوم ہو جاوے اور آپ کا یہہ شک بھی رفع ہو جاوے ؛

قولہ - مفلسی کے باعث ؛

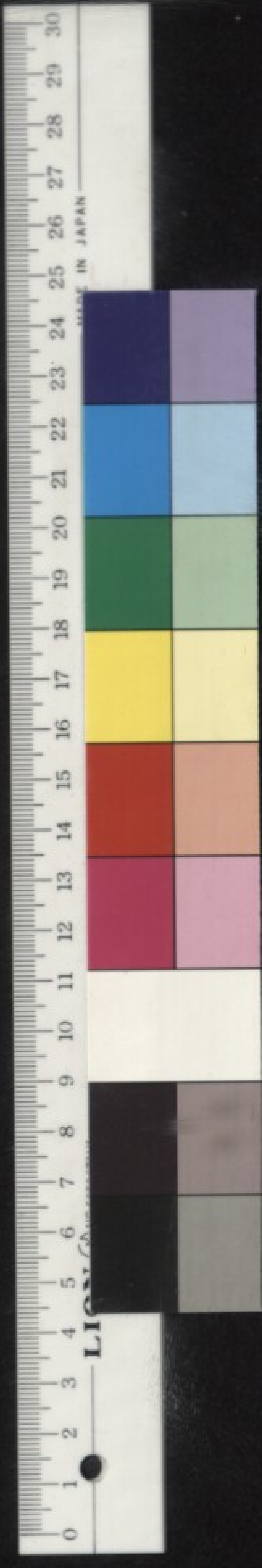
اقول - کیا اس جملہ کے لکھتے وقت آپ کو شرم نہیں آئی یا بے شرمی کا زرہ آپ ہی نے پہنا ہے ؟

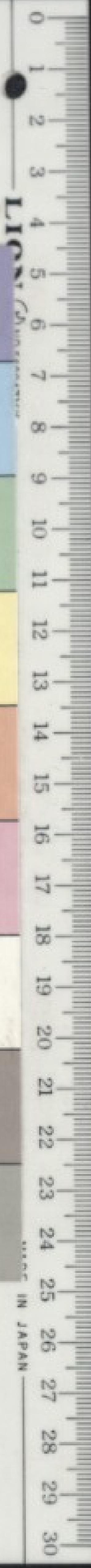
جناب من سچ تو یہہ کہ نہ اُس وقت میں مفلس تھا اور نہ اب ہوں اگر آپ زیادہ تشریح چاہتے ہیں تو سُن لیجئے یہہ صیغہ افلاس آپ کے اختراع کا نہیں ہے اور نہ آپ اُس کے موجد ہو سکتے ہیں بلکہ یہہ صیغہ گرگیان عرب کا مقولہ تھا جنہوں نے محمد صاحب سے کہا تھا اگر آپ افلاس کی وجہ سے یہہ دعویٰ کرتے ہیں تو ہم آپ کو بہت کچھ دے سکتے ہیں ملخصاً ؛

پر خدا کا شکر ہے کہ گمراہوں کی وراثت کے وارث آپ ٹھہرے میرے دوست یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب انسان مسئلہ کی حقیقت کے اثبات سے عاجز ہو جاتا ہے تب وہ ذاتیات پر حملہ آور ہو جاتا ہے جس کا صریح نتیجہ یہہ ہے کہ ہم اس مسئلہ کے اثبات سے عاجز آگئے ہیں قطع نظر از امور مذکورہ بالا فی الحقیقت مجھ میں افلاس کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ میں اپنے گھر سے آسودہ ہوں آپ ہر ایک طفل کابل سے اس پتہ پر دریافت کر سکتے ہیں کہ بہادر خان کرنیل یا ماما محمد جان خان جنرل کون تھے اور کیسے آدمی تھے باپ دور کیوں جاتے ہیں ملا محمد عظیم ایجنٹ امیر کابل بمبئی میں موجود ہیں آپ ان سے اشخاص مذکورہ بالا کی حقیقت دریافت کر سکتے ہیں۔ محمد جان خان کی بہادری قطعہ افغانستان میں ضرب المثل ہیں اور انکا مرثیہ کابل میں حال تک پڑھا جاتا ہے مگر امیر عبدالرحمان خان نے جوان کا قاتل تھا اُس کے پڑھنے کی ممانعت کر دی دیکھو تذکرہ امیری مطبوعہ لاہور۔ تاہم وہ مرثیہ شجاعانہ کی بڑی مجلس میں پڑھا جاتا ہے چنانچہ اُس کی ایک شعر زبان افغانی ابھی تک مجھے یاد ہے جسکو میں آپکو ہدیہ کرتا ہوں شعر

محمد جان خان غونڈ سے غازی دیکھا تیر شوے امیر ترکی آب تنگی گیر شو - یعنی (افسوس کہ محمد جان خان غازی نے امیر عبدالرحمان خان کی تنگی سے گرفتار ہو کر دنیا سے رحلت فرمائی) میں اس بات کو دعوے سے پیش کرتا ہوں کہ ملک افغانستان میں ہم جیسے بہادر اور شریف النسب اور مالدار کوئی نہیں ہے اور محمد جان خان کا سکہ ابھی تک کابل میں جاری ہے جس کا سکہ فارسی شعر میں یہہ ہے۔ بنیکم دیوانگی تا بر سر و غوغا شود - سکہ بر زند زرِ ناصاحبش پیدا شود - اور میرا چچا نامعجانی تاج محمد خان ابھی کابل میں بقید حیات ہے - جن کے دروازہ پر کہ از کم آپ کی طرح دس بیس خدمتگار ہیں۔ کیا وہ یہاں پر باوجود اس قدر مال و دولت کے میرے اخراجات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا ہے ؛

علاوہ بریں میرے تین ماموں فی الحال حسن ابدال ضلع راولپنڈی تحصیل اٹک میں موجود ہیں جنکے اسمائے گرامی یہہ ہیں سید خداداد آقا - سید مقصود آقا - سید احمد شاہ آقا آخر الذکر کو





سب سے چھوٹا اور جناب عالیجاہ سردار ابراہیم خان پسر مرحوم امیر شیر علی خان شاہزادہ کابل کے داماد ہیں۔ سردار صاحب موصوف کی تین لڑکیاں ہیں سب سے چھوٹی اس سرائے فانی سے رو پوش ہوگئی اور بڑی کا نکاح جناب شوکت پناہ امیر حبیب اللہ خان والی تخت افغانستان ادام اللہ ظلہٗ سے ہوا ہے۔ اور درمیانی میرے ماموں صاحب کے عقد میں ہے اور یہہ تینوں صاحبان اپنی مال و دولت کے علاوہ معزز تنخواہ سے ممتاز ہیں کیا یہہ لبہ کو نہیں سنبھال سکتے تھے جنکے دروازہ پر میرے جیسے صدہا نوکر پھرتے ہیں؀

علاوہ بریں خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس کمترین کو سالم الاعضاء و صحیح القویٰ پیدا کیا ہے جنکے ذریعہ سے بخوبی اپنے مقصد کو انجام تک پہنچا سکتا ہوں پس میرے دوست یہہ زمانہ افلاس کا زمانہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک ناتوان شخص بھی بلا کام کاج کے نہیں رہ سکتا ہے لہذا آپ کا یہہ صیغہ افلاس بھی اپنے موضوع میں استعمال نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ اس کو بھی آپ واپس لے لینگے؀

قولہ جس کا منشاء ہے کہ دنیا میں بھی ہونے کے بعد ہوش سنبھالا؀

اقول۔ ہذا بہتان عظیم ناظرین آپ کا حوالہ دیکھکر آپ کے کذب کی داد دے سکتے ہیں زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ البتہ میں کسی ہی مذہب میں نجات ابدی کا وارث اور اس حقیقی مالک کو پہچانا اور دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی سیدھا راستہ بتادے اور نجات ابدی کا وارث بنادے۔ آمین۔ (باقی آیندہ) الراقم سلطان محمد پسر بہادر خان کرنل ہیڈ مولوی۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کانپور؀

اہل مکیسکو ایک قسم کا پتھر گلے میں ڈالے رہتے ہیں جس سے انکا دعوے ہے کہ وجع المفاصل وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے دریافت کیا ہے کہ اس میں ریڈیم کا خاصہ ہے اس لئے اس سے یہہ فائدہ ہوتا ہے؀

ہندوستان علمی ترقی سے کیوں لاپرواہ ہے؟

ہندوستان میں فی زمانہ عموماً یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ اہل علم کی نہایت بیقدری ہے۔ میرے خیال میں اس کی دو وجوہات ہیں۔ اول یہہ کہ یا تو ہمارے ملک ہندوستان میں لوگوں کو علم کا شوق نہیں۔ دوم یہہ کہ اگر شوق ہے بھی تو وہ علم کی قدر سے واقف نہیں ہیں۔ لیکن بہر صورت پہلی ہی وجہ یہاں عاید آئیگی۔ کیونکہ اگر ملک ہندوستان میں لوگوں کو علم کا شوق ہوتا تو ضرور تھا کہ ملک ہند اہل علم کا قدردان ہوتا اور علما طوفان بیقدری کی ہیبت لہروں سے محفوظ رہتے۔ مگر چونکہ علم کا شوق نہیں ہے۔ لہذا اہل علماء کی بے قدری ملک ہند کو مد نظر ہے اگر ہم زمانہ گذشتہ پر سرسری نظر ڈالیں۔ تو ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ اس زمانے میں اہل علم کی قدر کیسی لا محدود تھی اور شہنشاہوں اور بڑے بڑے رؤسا کے دلوں میں ان کی عزت کا کیسا پاس تھا۔ جیسا کہ مشہور شاعر فردوسی کے حالات پر نظر کرتے ہوئے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے فن کی دربار شاہی میں کیسی قدر تھی حتےٰ کہ اس کے علم کا شہرہ ہر شہر و دیار میں روز روشن کی طرح ظاہر تھا۔ اسی طرح انگلستان کے مشہور انگریزی مضمون نگار مسٹر سر کانن ڈائیل کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں جنھوں نے اپنی نامہ نگاری سے فی قصہ ایک ہزار روپیہ کے حساب سے لکھے ہیں۔ بالمقابل ان باتوں کے ہمیں ہندوستان کی علمی حالت کیسی گری ہوئی نظر آتی ہے۔ ایک انگریزی اخبار کا قول ہے۔ کہ ملک ہندوستان ایسا ملک نہیں ہے کہ جہاں علم و ہنر کی حوصلہ افزائی ہو۔ یہہ قول بالکل سچ ہے کہ آج تک بہت کم عالم ملک ہند میں ایسے ملینگے کہ جنہوں نے اپنے علمی مشاغل و رسالجات لکھنے کے صلہ میں گورنمنٹ عالیہ یا دیگر رؤسا سے کچھ روپیہ حاصل کیا ہو۔ یا کسی بڑے خطاب سے نامزد کئے گئے ہوں ورنہ جس طرف دیکھو اکثر علما شاکی ہی ہوتے نظر آتے ہیں کسی نے سچ کہا ہے کہ اکثر مصنف یا شاعر زندگی بھر غریب رہتے ہیں۔ مگر یہہ ہر حالت فقط ملک ہند ہی کے ناموروں کی ہے۔ ورنہ انگلستان اور دیگر مہذب ملکوں کی یہہ حالت نہیں ہے۔ وہاں کے مصنف اور شاعر اکثر شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو کہ ان ملکوں کے عوام الناس کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ جیسا کہ ایک پنجابی مثل ہے کہ خربوزے کو خربوزہ دیکھکر رنگ لاتا ہے۔ اسی طرح وہ ایک دوسرے کو دیکھکر علمی ترقی کرتے ہیں۔ اور اکثر کامیاب ہوتے ہیں؀

لیکن اے ہندوستان تجھے کیا ہوگیا۔ تو جو ایک مخزن علوم تھا۔ اب کیوں جہالت اور بے علمی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ تیرا آفتاب اوج عمارت کیوں اتنی جلدی قبر مغرب میں اتر گیا۔ وہ تیرے غیرت مند لوگ کہاں ہیں کہ جنہوں نے تجھے "سارا جہاں" کا خطاب عطا کیا تھا۔ اور کہتے تھے کہ ؂

اے انقصار عافیت اے کشور ہندوستان
زیب دیتا ہے تجھے کہئے اگر سارا جہان

اے ہندوستان اگر تجھے اپنے اس خطاب کی غیرت ہے۔ تو جلد غفلت کی کروٹ سے باہر نکل آ۔ اور آنکھ کھول کر دیکھ کہ تیرے ان ہمعصر ملکوں نے جو تجھ سے ہزارہا درجہ پیچھے تھے اب کس قدر ترقی کی ہے حتےٰ کہ تجھ سے دو چند آگے بڑھ گئے ہیں۔ تو کب تک ہماری آنکھوں سے آنسو گرائیگا اور اپنی پچھلی ترقیوں کا تصور ہمارے نظروں میں نہ لائیگا ہمیں اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بجز اس کے کہ تیری غیرت ہمیں زندہ در گور کردے۔ اے ساکنان ہندوستان جاگو۔ اب تو بہت سو چکے۔ اگر اپنے ملک کی غیرت ہے تو علمی ترقی سے لاپرواہ مت ہو کیونکہ ہماری لاعلمی لاپرواہی نے آج ہندوستان کو مفلسی کے رنگوں میں رنگ دیا ہے۔ وہ بھی زمانہ تھا کہ ہندوستان نے تمام غیر طاقتوں سے سونے کی چڑیا کا خطاب حاصل کیا تھا اور اب وہ بھی زمانہ ہے کہ اس کے ساکنان فاقہ کشیوں سے مر رہے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے فقط یہہ ہمارے ہی علمی لاپرواہی کا باعث ہے اور بس۔ جب تک ہمارے ملک ہندوستان میں علم کا شوق ندی کے پانیوں کی طرح گاؤں بہ گاؤں نہ بہنے لگیگا ہمارا ملک پھر کبھی اپنی اصلی حالت پر نہیں آئیگا علم کے نہ ہونے سے جو خرابیاں ملک ہندوستان میں پیدا

ہوگئیں ہیں۔ اِن کا تدارک اُس وقت تک نہیں ہوسکیگا جب تک کہ علم کا شوق ہند میں انتہا درجے تک ترقی نہ کرجائے سب سے بڑی خرابی جس نے ہند کو یہہ دن نصیب کئے ہیں۔ نا اتفاقی اور مذہبی طرفداری ہے ہندوستان کے کسی شہر میں چلے جاؤ یہی وبا بلائے بے درمان طاعون کی طرح پھیلی ہوئی نظر آئیگی یہی دونوں باتیں ہیں جو کہ اس ملک کی تباہی کا باعث ہیں اگر ملک ہند میں نا اتفاقی اور مذہبی پاسداری نہ ہوتی۔ تو کبھی بھی ہند کو یہہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے اور نہ ہی ہند وقتاً فوقتاً دیگر سلطنتوں میں ہوتا رہتا روس جاپان کے ہاتھ سے آج کیوں تنگ ہے؛ یہی وجہ ہے کہ روس کی باہمی نا اتفاقی نے اُسے خود ہی مار گرایا ہے۔ ورنہ جاپان بالمقابل روس کے کیا حقیقت رکھتا تھا۔ لیکن جاپانیوں نے کیوں ترقی کی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جاپان میں اتفاق زیادہ ہے اور مذہبی پاسداری بالکل نہیں ہے خواہ کوئی کسی دین کو قبول کرلے۔ جاپان والے کبھی اس سے متنفر نہیں ہونگے بلکہ اس کے ساتھ وہی برتاؤ رکھیں گے جو کہ اس کے تبدیل مذہب سے پیشتر اُس کے ساتھ رکھتے تھے کیونکہ جاپان والے اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ اختلاف مذہب مانع اتحاد نہیں ہے۔ کاش کہ ہندوستان بھی یہہ سبق جاپان سے حاصل کرے۔ لیکن یہہ سبق ہندوستان جب ہی حاصل کرسکتا ہے جبکہ وہ جاپان کیطرح پہلے علمی ترقی کیطرف مائل ہو۔ کیونکہ بجز علم کے ہم اِن باتوں کی اصلاح ہرگز نہیں کرسکتے وہ اصلاح کُن سوسائیٹیاں جو ملک ہندوستان کی غیرت پر مر رہی ہیں کیوں کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ عوام الناس اپنی لاعلمی سے اِن کی مخالفت ایک انتہا درجے تک کرتے ہیں اگر کوئی تعلیم نسواں کو ضروری سمجھتا ہے تو دوسرا اُس کو غیر ضروری قرار دیتا ہے اگر ایک گروہ ہندسے کی رسم جائز ٹھیراتا ہے تو دوسرا گروہ ناجائز سمجھتا ہے۔ میرے خیال میں یہہ ہر ایک جھگڑے تب ہی مٹے ہوں گے جبکہ علم ہندوستان کو اپنا مطیع کریگا۔ کیونکہ یہی باتیں ہیں جنھوں نے ہند کو علمی ترقی سے لاپرواہ بنا رکھا ہے۔ اور جب یہہ باتیں جاتی رہینگی۔ تو بیشک ہندوستان ایک نیا ملک نظر آئیگا۔ اور علم ادب کا رنگ اس کے ہر گوشے پر چمک مارتا دکھائی دیگا۔

جو لوگ ہندوستان کی پولیٹکل اور سوشل ترقی سے مایوس بلکہ نا امید ہوگئے ہیں۔ کیوں کمربستہ ہوکر اپنے ملک کی بہتری و بہبودی کیلئے کوشش نہیں کرتے۔ کیا واقعی ملک ہندوستان ایسا ہے جہانتک ہماری تمام کوششیں بے سود ٹھہرینگی؟ نہیں نہیں یہہ خیالات بالکل غلط ہیں۔ بلکہ برعکس اس کے ہماری کوشش ضرور پھل لائیگی اور ہندوستان پھر اپنی اصلی حالت پر قائم ہوجائیگا۔ بشرطیکہ ہم تہ دل سے اس کی تمام نیک اصلاحوں کا بیڑا اپنے مضبوط ہاتھوں میں اٹھالیں ؎

راقم۔ مسٹر جارج ملکن نائب لودہانوی

مباحثہ آریوں اور مسیحیوں کا

ناظرین تین سوال پیشتر آپکی خدمت میں متعلق آریہ سماج نظر کرچکا ہوں اب سوال چہارم پر نظر غور فرمائے گا۔ سوال یہہ ہے کیا ایشور بغیر اعمال کے کسی کو کچھ بخش سکتا ہے (جواب آریا سماج ہرگز نہیں) اگر وہ بغیر اعمال کے بخشدے تو وہ عادل اور منصف نہیں ٹھہرتا بلکہ وہ طرفدار (تردید آریہ سماج) کیا ویدوں میں جو پرارتھنا کرنے کی آگیا ہے کیا یہہ سب جھوٹ اور بے فائدہ ہے (جواب آریہ سماج) اس کے متعلق کسی قدر جواب اوپر دیا جاچکا ہے باقی جواب یہہ ہے کہ جیو یعنی روح کے جنم یعنے قالب میں بھی کرموں کے بغیر نہیں رہ سکتا ہے مگر انسانی جسم میں اُس سے نیک یا بد فعل صادر ہوتے ہیں جس کا اُس کو بدلا بھوگنا پڑتا ہے ستوتی یعنے تعریف خدا و پرارتھنا کرنے سے گناہ معاف نہیں ہوتے اور نہ بدون اعمال اُنکو پھل ملتا ہے مگر چونکہ ستوتی یعنے تعریف خدا اور پرارتھنا یعنے دعا ایک نیک اعمال ہیں اور فایدہ ان کا یہہ ہے کہ ان سے انسان کی تکبری اور غرور وغیرہ اوصاف زائل ہوکر ایشور میں محبت اور پریم وغیرہ نیک اوصاف پیدا ہوتے ہیں فقط ملاحظہ اب ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اس کو مد نظر رکھیں کہ آریہ سماج انسانی روح اور حیوانی روح کو جدا جدا نہیں مانتا بلکہ انسان اور حیوان میں ایک ہی قسم کی روح مانتا ہے اور قالب جدا جدا مانتا ہے اور یہہ قالب ہر ایک کو اُن کے اعمالوں کے مطابق ملے ہیں اور کیا چرند کیا پرند کیا کیڑے کیا مکوڑے کیا انسان بلکہ سوامی دیانند جی بھی درختوں میں روح یعنے جیو مانتے ہیں اور یہہ تمام روحیں ہر ایک قالب میں اپنے اپنے کرم یعنے اعمال کا پھل بھوگتے ہیں اور پردہان صاحب لکھتے ہیں کہ ہر ایک جنم یعنے قالب میں جیو یعنے روح کرم کرتا ہے بلاکرم کسی جنم یعنے قالب میں نہیں رہ سکتا جس حالت ہر ایک قالب مثل انسان کرم کرتا ہے تو ضرور تھا کہ حیوانوں کو بھی وید عطا فرماتا تاکہ شیر وغیرہ درندے بھی ہدایت پاکر گائے وغیرہ جنکو آریہ سماج بڑا متبرک جانور خیال کرتے ہیں شکار نہ کرتے یہہ سخت بے انصافی ویکھنا کی ہے کہ انسانی قالب کے واسطے وید عطا فرمائے اور حیوانی قالب میں روحوں کو آزاد کردیا اور اُن کو ایسا بے عقل بنایا کہ وہ گناہ کا خیال ہی نہ کریں اُن کے نزدیک گناہ ہی نہیں ہے اب بعوض سزا کے اُنکو ایک ایسا قالب دے دیا کہ جتنا گناہ چاہیں کریں اب کچھ حساب ہی نہ لیا جاویگا واہ صاحب کیا خوب وید خدا کی منصفی اور عدل ظاہر ہورہا ہے اِس کے جواب میں پردہان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہہ بھوگ یونی ہے اِس کے معنے یہہ ہیں کہ وہ اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں اِس کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کیا انسان کیا حیوان کیا کیڑے کیا مکوڑے وغیرہ جو اسی لاکھ یونی ہیں جو ہے یہہ بھوگ یونی نہیں ہے پہلے میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ بھوگ یونی ہیں یا نہیں اگر نہیں ہیں تو آپ کیا مکت روپ ہیں میں افسوس کرتا ہوں کس لیاقت پر آریوں نے آپ کو پردہان کا خطاب دے دیا یہہ سچ ہے جس گاؤں میں کوئی درخت نہیں ہوتا وہاں ارنڈ کا پیڑ ہو تو وہی پردہان کہلاتا ہے یوں تو جناب پردہان صاحب کہلا کر عیسائی پنڈتوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کو تیار ہوگئے یہہ



خیال نہ کیا کہ پنڈت تو تمہارے رگ ریشے سے واقف ہوگا جیسے تو خیال کیا تھا کہ تم کچھ سنسکرت دان ہوگئے

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

آپ کی علمی لیاقت بھی معلوم ہوگئی یہہ خیال کیا ہوگا کہ کوئی ناواقف مذہب آریہ عیسائی ہوگا میں تو تمہارے سوامی دیانند جی کو اُس حالت میں دیکھا ہوا ہے جب ایک لنگوٹی باندھے ہوئے گنگا رے کاشی جی میں سدہ بن کر لیٹے رہتے تھے۔ اب دیکھئے پھر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ پراتنا میں سے دعا کرنا جو وید میں لکھا ہے اس سے گناہ دور نہیں ہوتے بلکہ بغض تکبری و غرور وغیرہ اوصاف ذایل ہوکر ایشور میں محبت اور پریم وغیرہ اوصاف پیدا ہوجاتے ہیں واہ صاحب کیا خوب لیاقت ہے اب تکبری اور غرور کو تو پردھان صاحب گناہ ہی خیال نہیں کرتے تکبری کو سنسکرت میں ہنکار کہتے ہیں ہنکار کرنا گناہ نہیں ہے کسی ودوان آریہ سماجی سے ہی دریافت کرو وہ کبھی نہ کہیگا کہ ہنکار کرنا گناہ نہیں ہے یا کسی فارسی عربی دان سے دریافت کرو کہ تکبری اور غرور گناہ ہے یا نہیں جب تکبری اور غرور زایل ہوجاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ زایل کے معنے نہیں جانتے زایل کے معنے ہیں دور ہونے والا یا جاتا رہنے والا جب غرور اور تکبری گناہ جاتے رہیں یا دور ہوگئے تو گناہ معاف ہوئے ہیں کیا شک رہا اب سمجھ میں آوے تو کیا کہوں پردھان صاحب افسوس تو یہہ ہے کہ آپ کو بھاشا پڑھنا بھی اچھی طرح سے نہیں آتا اگر تھوڑا بہت جانتے ہو تو ذرا سوامی جی کی بنائے وید بھوسکا کا مطالعہ کیجئے وہاں آپ کو بہت پرکار کی پرارتھنا وید منتر میں ملیگی مثلاً مکتی کے واسطے دھنی کے واسطے بل پراکرم کے واسطے عقل کے واسطے اور دھیو وغیرہ یہہ لکھنا ابھی آپ کا غلط ثابت ہوگیا اور ان پرارتھنا کے منتروں سے ثابت ہوگیا کہ کرموں سے نجات نہیں اور نہ کرموں کا مسئلہ وید کا درست ہے وید نے بھی ایشور کی کرپا سے مکتی کو مانا ہے اور یہہ بھی مانا ہے کہ وہ کرموں سے نہیں بلکہ وہ اپنے مانگنے والوں کو دیا سے دیتا ہے پردھان صاحب آپ کو واجب ہے کہ اپنے کرموں کا بھروسہ چھوڑ کر ایشور کی دیا کے طالب ہو پاک کلام میں لکھا ہے کہ کوئی بھی راستباز نہیں اگر کرموں کے لائق خدا جل شانہٗ انصاف کرے گا تو ایک بھی نہ بچے گا اور تم چوراسی لاکھ جونیوں میں یہی مارے مارے پھروگے خدا کی رحمت کو کیوں ضائع کرتے ہو وہ رحیم مہربان کسی کی ہلاکت کو نہیں چاہتا بلکہ اُس نے اپنا رحم ہم پر یوں ظاہر کیا کہ اُس نے ہمکو نجات کی خوشخبری انبیاء سابق کی زبانی ہم پر ظاہر و آشکارا کی وہ نجات دہندہ بموجب پیشگوئی انبیا کے اس دنیا میں آیا اور اُس نے اپنے عجیب کاموں سے اور عجیب تعلیم سے ثابت کر دکھلایا کہ وہ نجات دہندہ جسکی پیشتر نبی خبر دیتے آئے ہیں میں ہی ہوں اُس نے نجات کے کام کو پورا کیا اور زندہ آسمان پر چڑھ گیا اور اب بھی وہ گنہگاروں کو اپنے فضل اور کرپا سے بلاتا ہے جو کوئی شخص توبہ کرکے اس کی پیروی کرتا ہے وہ غضب الٰہی سے بچیگا اور جو کوئی اپنے کرموں پر بھروسہ رکھتے ہیں کرم خام ہونے سے ہلاک ہوجاوینگے اس لئے آپ کو ضرور ہے کہ جھوٹھے اور خام کرم مارگ کو تیاگ کر ایشور کے کرپا مارگ جو مسیحی مذہب ہے گرہن کریں سو کرپا کے کرموں میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے آیندہ سوال ۵ نذر ناظرین ہوگا ۔

راقم پنڈت کاشی ناتھ

لنڈن میں بپٹسٹ مشنوں کی طرف سے امسال ایک اکومینیکل کانگرس ہونے والی ہے جس میں دیگر ممالک کے ڈیلیگیٹس بھی بھیجے جاوینگے۔ ہیرو نجات کی صرف ایک ہی ڈیپوٹیشن مقبول ہوگی اور وہ فری چرچ کونسل کیطرف سے روانہ ہوگی اور اس کانگرس کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر ہورٹن صاحب ایک درس دینگے ۔

لودیانہ محلہ نوگھرا میں رلا بساطی کے مکان میں آگ لگی چار سو روپیہ کا مال جلکر خاک سیاہ ہوگیا ۔

جواب آریہ مسافر جلد ۶ نمبر ۵ بابت ماہ فروری ۱۹۰۵ء

بخدمت جناب اڈیٹر رسالہ آریہ مسافر صاحب سلام آپ کا رسالہ آریہ مسافر میری نظر سے گذرا اور کسی دوست نے مجھے ابھارا کہ جو اس میں اعتراضات اور الزامات اور بہتان بائبل مقدس اور اُس کے معتقدوں پر لگائے گئے ہیں انکا جواب دوں۔ ہاں یہ خیال میرے دل میں آیا کہ اڈیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کردوں بہت سے قسم قسم کے عیوب پربھیوں اور پادری صاحبوں نے اہل ہنود کے بزرگوں کی زندگی کی نسبت انکی کتابوں سے نکالکر دکھلائے ہیں۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ایسی ایسی باتوں کی طرف قلم اٹھا دیں اور ہم آپ کے نیوگ کے مسئلہ کو بھی نہیں چھونا چاہتے کیونکہ ہم اپنے تجربہ کاری اور انسان کی زندگی پر غور و خوض کرنے اور زمانے کے حالات درو پیدا پر خیال و قیاس دوڑانے اور معلومات و واقفیت پیدا کرنے سے ثابت کرچکے ہیں۔ کہ تمام بنی نوع انسان جو عام تولید کے قاعدے سے پیدا ہوئے ہیں اُن میں جبلی طور پر بدی یا گناہ کا خمیر نسل در نسل برابر چلا آتا ہے کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں۔ کیا ہندو کیا آریہ کیا عیسائی کیا یہودی کیا مسلمان کیا بندگ کیا خرد کیا کلان کیا رعیت غرضیکہ تمام قومیں اپنے اعمال و افعال میں گناہ سے ایک بھی خالی نہیں ہے۔ اس لئے کہ سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ یہہ سب جو گناہ آلودہ پیدایش کے سلسلے میں آکے اور اپنی زندگی جسمانی نفسانی و سرشتی طبیعت کے اعمال و اقوال میں بسر کرتے اور عاقبت کی بابت ناامیدی کی دلدل گرداب غرق ہیں اور روحانی زندگی کی نسبت مردہ ہیں سو وہ اُس کے فضل سے خداوند مسیح پر ایمان لاکر اُس خلاصی کے سبب جو مسیح یسوع سے ہے مفت راستباز گنے جاتے ہیں رومیوں ۳-۲۳-۲۴ ۔

پس وہ لوگ نہ اپنی طاقت بشری سے پاک ہوسکتے اور نہ پاکیزگی میں قدم اٹھا سکتے جب تک کہ روح القدس

سے مؤثر ومنور اور اُس کے کفارہ کے فیض سے تازگی حاصل کر کے نئی زندگی میں نہ آجاویں کوئی روحانی نتیجہ باثمرہ آدم والی زندگی سے صادر نہیں ہوسکتا ہے بایں سبب اگر ابرہام یا اُس کی بیوی سارہ یا سب خاندان اور بیبا قیہاد لیو یا اُن کے سب خاندان وغیرہ یعنے کسی سے کوئی گناہ ظہور میں آگیا تو کیا تعجب ہے انسان کو چاہئے اپنی زندگی کی تمام روشیں واطوار پر ہمیشہ غور کرتا رہے اور نئی طبیعت و نیا دل اور پاکیزہ خیال حاصل کرنے کے خدا کا فضل فروتنی کے ساتھ خدا سے پاتا رہے۔ تب قربت الٰہی کو حاصل کرسکتا ہے ؛

پس اب اس بات پر غور کرنا نہایت ضروری ولازمی ہے کہ جس حال اُنکا عمل اِس قابل نہیں کہ وہ بذریعہ اعمال حسنہ قربت الٰہی ونجات سرمدی کو حاصل کریں جو شخص اعمال حسنہ سے خدا تعالیٰ کی نزدیکی کا خواہاں ہے وہ مغرور ہے اور اُس کا غرور بلا بنیاد ہے خدا اُس سے پورے ۱۶ آنے طلب کرتا ہے یعنے وہ اپنے تمام زندگی میں گناہ کی کل حرکات وسکنات اور خیالات سے بری اور منزا ومبرا رہا ہو ؛

سوال کوئی فرد بشر نہیں جو توالد کے قاعدے سے ہستی میں آیا ہو اور اُسمیں یہہ پاکیزہ اوصاف بھی پائے جاویں پس جب وہ ذاتی افعال گناہ میں زندگی بسر کرتے رہے تو خدا کی عدالت وقہر شدید سے کس طرح نجات پاگئے کیونکہ نجات کی برکتوں کا سرچشمہ خداوند مسیح ہے اگر وہ اُسپر ایمان لے آئے تو بچ گئے ورنہ ہلاک ہوگئے ؛

البتہ ابراہام اور اُس کے خاندان میں سے اکثر ایمان لے آئے اور سارہ بھی ایمان لے آئی پیدائش ۱۵-۶- یوحنا ۸-۵۶-۵۸- وپیدائش ۱۷-۱۵-۱۶ و پیدائش ۲۱-۶-۱۲ ؛

بائیبلی اخلاق

بائیبل میں چار قسم کی تعلیم پائی جاتی ہے بالاختصار ذیل میں پیش ہے ؛

اندرونی۔ واستقبالی۔ بیرونی۔ وتواریخی ؛

اندرونی تعلیم وہ ہے جس سے خدا کی ذات وصفات وقدرتی کمالات افعال ظاہری وباطنی کے ذریعہ سے خلقت اور ایمانداروں میں نمایاں ہوتی ہے اور روحانی نعمتیں وبرکتیں اور دلی اطمینان وتجربہ اور تبدیلات روح القدس کے ذریعہ اور معلومات کلام ربانی ورازنہانی کی فہمید عطا کیجاتی ہے۔ اور اُس کے پاک کلام کی خوبیاں جو اُسکی قدرت کاملہ وحکمت شاملہ کا ظہور اُس کے سخن مقدس میں شامل وعامل ہے جس کے ذریعہ ایمانداروں کے دل اس کی طرف کھینچے جاتے اور پاکیزگی و محبت الٰہی کی طرف مائل رہتے اور فروتنی وخاکساری اور دل کی کمال تمنا وآرزو سے اُسکی حمد وثنا کرتے رہتے ہیں لوقا ۲۴-۳۲- اور ۱ پطرس ۱-۲۳- دوسرے جلالی وامورات راز نہانی ونظارہ ہائے آسمانی وبہجت روحانی جو اُسکی حضوری اور مقدسونکی اجلاس سے نسبت رکھتی ہیں جیسی اس کے علم ازلی وپیش بینی کے نتائج پیشین گوئی وغیرہ اور آئندہ جہان کے حالات داخل ہیں ؛

خدا نے کئی قسم سے اپنی مرضی کا اظہار اپنے نبیوں کے دلوں پر کیا انہیں سے ایک قسم یہہ ہے جیسا کہ داؤد تجلی الٰہی ومحبت غیر متناہی میں مست ہوکر بولتا ہے کہ خداوند کی روح مجھ میں بولی اور اُس کا سخن میری زبان پر تھا ۲ سموئیل ۲۳-۲- اِس قسم کی تعلیم یا اور کئی صورتیں مثلاً جھاڑی یا پہاڑ پر بدلی کے ستون اور آگ کے ستون۔ موسیٰ کے ساتھ بات چیت کرنی یا رویا میں کلام کرنا یا اور کئی طرح سے نبیوں کے ساتھ کلام کیا ہے۔ استثنا ۴-۱۵-۲۶ ؛

جسکو کلام ربانی یا بائیبل مقدس کہتے ہیں۔ توریت کی بابت داؤد یوں ذکر کرتا کہ خداوند کی توریت کامل ہے کہ دل کے پھیرنے والی ہے خداوند کی شہادت سچی ہے کہ سادہ دلوں کو تعلیم دینے والی ہے وغیرہ ۱۹ زبور ۷ آیت تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میرے راہ کی روشنی ہے ۱۱۹ زبور ۱۰۵ آیت۔ ہر ایک کتاب جو الہام سے ہے تعلیم کے اور الزام کے اور سدھارنے کے اور راستبازی میں تربیت کرنے کے واسطے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو۔ ۲ تمطاؤس ۳-۱۶-۱۷ ؛

کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے تیز تر ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گذر جاتا اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے عبرانیوں ۴-۱۲ آیت ؛

پھر داؤد کہتا ہے تیرا کلام نہایت پاکیزہ ہے اور دوسرے مقام میں یوں لکھا ہے تیری باتیں میرے تالو کو کیا ہی میٹھی لگتی ہیں بلکہ شہد سے بھی زیادہ جو میرے منہ میں ہو ۱۱۹ زبور ۱۴۰ آیت ۱۱۹ زبور ۱۰۳ و ۱۰۴ - اِس کو ہم اندرونی یا باطنی تعلیم کہتے ہیں جو ایمانداروں کے دلوں میں اثر کرتی رہتی ہے ؛

آریہ صاحب اِس تعلیم میں غوطہ زن نہیں ہوئے جو نجات اور روحانی برکتوں سے بھری ہے بلکہ بائیبل مقدس کی بیرونی بیانات وتعلیمات کو اپنی کم فہمی کے موافق اُس کے اخلاق تصور کر کے بیٹھ رہے ہیں۔ ہم خدا کے کلام کو انسانی اخلاق سے کبھی نسبت نہیں دیتے۔ چونکہ جیسے انسان کی ہستی گناہ آلودہ ہے ویسے ہی اُس کا اخلاق شرکت رکھتا ہے۔ لہذا خدا کا کلام اُس سے کتنے درجے برتر اور اعلیٰ ووسیع اور عمیق وپاک ہے جیسے خدا کی ذات کو پہنچنا نہایت مشکل ہو ویسے ہی اُسکی باتیں ہیں۔ وہ عالموں و فاضلوں اور عاقلوں سے چھپی رہتی ہیں لیکن بچوں۔ نادانوں اور جاہلوں پر کھل جاتی ہیں اِس لئے کہ عالموں اور عاقلوں کی آنکھوں پر غرور کا پردہ پڑا رہتا ہے۔ متی ۱۱-۲۵- اور قرنتیوں ۱-۲-۱۴ آیت میں یوں لکھا ہے مگر نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتیں نہیں قبول کرتا کہ وہ اُس کے آگے بیوقوفیاں ہیں اور نہ وہ اُنہیں جان سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر بوجھی جاتی ہیں۔ اگر آریہ صاحب اپنے علم کے غرور کو چھوڑ کر فروتنی وخاکساری سے بائیبل مقدس کا مطالعہ کرتے تو خدا کے فضل سے محروم نہ رہتے ؛

دوسرے بیرونی وتواریخی

بیرونی اور تواریخی وہ تعلیم ہے جس میں دنیا کی پیدائش اور خدا کے عجائبات اور بنی آدم کے حالات۔ وواقعات اور اعمال ونتائج اور اُنکے معاوضہ شامل ہیں یعنے خدا نے اُن کے کاموں کے موافق سلوک دکھلایا ہے ؛

باقی آئندہ

واقعاتِ دنیا و دین

ضلع گورداسپورہ میں آئے دن غبن کی خبریں پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ کہیں یہ مرض متعدی نہو جاوے۔ سچ ہے زر تمام برائیوں کی جڑ ہے؛

جنوبی چین کے صوبہ گوانگشن میں بغاوت کے آثار نظر آتے ہیں؛

موضع شہزادہ پور (ضلع انبالہ) میں آبکاری کی دوکان لوگوں کی باہمی کوشش سے بند ہو گئی ہے۔ بڑے پرہیزگار ہیں؛

لاہور میں ۱۸ ہزار کے خرچ سے چڑیا خانہ کو ترقی دیجاویگی۔ اس کام کے لئے ۱۷ ہزار کا چندہ عوام سے کیا گیا ہے اور باقی ۲ ہزار سرکار دیگی؛

مسٹر راڈگن مجسٹریٹ راولپنڈی کا ریڈر برسرِ اجلاس ایک روپیہ رشوت لیتا ہوا گرفتار ہوا بعد تلاشی پانچ برآمد ہوا رشوت لینے اور دینے والے ہر دو کا چالان ہو گیا؛

گورنمنٹ انڈیا کے دفاتر کلکتہ میں یکم اپریل کو بند ہوں گے اور ۳ اپریل کو شملہ میں کھلینگے؛

بصرف ۲ لاکھ ڈیرہ اسمٰعیلخان میں ایک بڑی نہر نکالی جائیگی جس سے ۳۰ ہزار ایکڑ سیراب ہوگا؛

کلکتہ کے جگنشن اسٹیشن پر دو ٹرینوں کی مٹبھیڑ ہو گئی ایک آدمی ہلاک اور چھ زخمی ہوئے؛

طاعون کی علمی تحقیقات کے لئے دو عالم انگلستان سے آتے ہیں۔ ان کے ہمراہ دو یہاں کے عالم بھی شامل ہونگے؛

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مارچ میں پنجاب کے اضلاع میں ذیل کی اموات طاعون واقعہ ہوئیں۔ جالندھر ۵۶۲۔ ہوشیارپور ۱۰۳۸۔ گورداسپور ۵۰۹۔ سیالکوٹ ۱۸۲۔ لودیانہ ۴۰۷۔ لاہور ۱۰۵۔ انبالہ ۲۳۳۔ فیروزپور ۳۸۴۔ امرتسر ۱۰۰۸۔ گجرات ۳۳۰۔ جھنگ ۷۔ گوجرانوالہ ۲۱۵۔ راولپنڈی ۴۲۔ شاہپور ۴۳۔ کرنال ۳۴۹۔ گوڑگانوں ۱۴۶۵۔ حصار ۴۴۔ رہتک ۹۴۲۔ دہلی ۷۱۔ منٹگمری ۴۲۔ ملتان ۱۔ ڈیرہ غازیخان ۱۴۔ ریاست پٹیالہ ۹۵۔ ریاست کپورتھلہ ۱۹۵۔ جیند ۵۰۔ کلسیہ ۸۔ نابھہ ۲۶۹؛

سینٹ جانس چرچ الہ آباد کے پادری جے جی بی پرتبن صاحب مع خاندان ۲۳ مارچ کو رخصت پر ولایت جاوینگے؛

مس یوانگ اور مس لوکس اور مس پرٹس صاحبان بھی اِس ماہ میں امریکہ کو تشریف لے جاوینگی؛

میری ونامکر گرلس ہائی سکول الہ آباد کا سرکاری امتحانات بہت عمدہ ہوا۔ انسپکٹر مس صاحبہ بہت خوش ہوئیں اور دو دن کی رخصت دے گئیں اور استانیوں کو شاباش ملی؛

ایک پارسی مسٹر سی جی لالکا ملک بہار کے پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہو گئے ہیں؛

حضور لارڈ کرزن صاحب ۳۱ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہو کر مقام بمقام ۱۲ اپریل کو شملہ پہنچینگے؛

نائب وزیر آئرلینڈ سر انٹانی میگڈانل گورنر بمبئی ہونے والے تھے مگر انہوں نے اِس اعزاز کو قبول نہ فرمایا؛

رسید زر

بابو گجادھر پرشاد سیرٹھ　عہ

بابو کشتور چند　اجمیر　ع۸

پادری حمید الدین۔ گوجر خان واسطے ریڈنگ روم　عہ

ڈاکٹر اے۔ جے۔ نذیر اللہ　عہ

ڈاکٹر جاس۔ آر کوک　لکھنؤ　ع۸

مسٹر آنکر ناتھ نصیر آباد　عہ

مسٹر ہری موہن لالمرو　ع۸

مسٹر جے۔ میک شاہجہانپور　ع۸

مس۔ ای۔ شیلڈن ڈوگا جو بہ پوسٹ آفس کوٹ گڑھ　عہ؛

مس اے۔ شارپ راجپور نزد دہرہ دون　عہ

مسٹر گوپی چند فلزی آباد واسطے ۳ ماہ　۱۰/

اشتہارات

اِطلاعْ

لودیانہ پربسبٹری کا جلسہ بمقام بدھ ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو منعقد ہوگا اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کا عبادت میں خرچ کیا جاویگا؛

المشتہران

این پریم داس۔ ایم وائیلی۔ کیمپ

ضرورت

ہیپٹسٹ مشن سکول شملہ کے لئے ایک بی انٹرنس پاس شدہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے صرف وہی درخواست کریں جن کے پاس لیاقت اور نیک چلنی کی سندات ہوں۔ تمام باتوں کا فیصلہ بپٹسٹ مشنری انچارج اشیفن ناج شملہ سے بذریعہ خط و کتابت کرلیں۔ اگر انکی بیوی بھی ہو تو انکو بھی استانی کا کام دیا جاویگا؛

---

۲ ضرورت ۲

بشارت کے کام کے لئے دو تجربہ کار کیٹی کسٹوں کی ضرورت ہے۔ زبان ہندی سے بخوبی واقف ہوں۔ درخواستیں مع سندات وغیرہ کے پادری ایف نیلن صاحب کے پاس ہیڈ مشن سانگرسی پی آنی چاہئیں؛

اشتہار

بھجن کی نئی کتاب

امرتسر کی سی۔ ای۔ زڈ زنانہ کانفرنس کی درخواست پر رومن اُردو حروف میں ایک کتاب تالیف کی گئی ہے۔ جسمیں ایک سو چھتیس غزلیں اور ایک سو تیرہ بھجن ہیں اور جن کے ساتھ ہندوستانی راگ کے نوٹ اور اشارات ہیں یہہ غزلیں اور بھجن ہندی نظمی کتابوں ہیں سے لئے گئے ہیں خصوصاً رحمت مسیح واعظ اور دیگر ہندوستانی بھجنوں کی تصنیفات میں سے۔ اور اس کے راگ اور سُر عام ہیں اور جنکو سائیں عاشق اللہ نے منظور اور مقبول فرمایا ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں اُردو غزلیں اور دوسرے میں پنجابی اور ہندی بھجن ہیں۔ ہر ایک حصہ کے ساتھ اسکا ضمیمہ بھی ملحق ہے جسمیں چند ایک مشہور مشہور اور ہر دلعزیز انگریزی وزن کے گیت مندرج ہیں اور ان کے ساتھ ہی انگریزی سُر اور راگ بھی لکھے ہیں؛

جب میں رخصت پر ولایت میں تھا تو ڈاکٹر وایٹ برنجیٹ صاحب نے مجھ سے اس کتاب کی چھپوائی کی اجرت وغیرہ کی بابت دریافت کیا اور یہہ بھی لکھا تھا کہ اسکی لاگت۔ قریباً ساٹھ پونڈ یعنی ۹۰۰ روپیہ) ہوگی یہہ رقم ہمارے دو مہربان دوستوں اور سی۔ ای۔ وائی۔ ایم ایس اور آر۔ ٹی۔ ایس اور پرائیویٹ دوستوں کی طرف سے موصول ہوئی۔ سی۔ یو۔ ایس اور زڈ۔ بی۔ ایم ایم سے درخواست کیگئی کہ اس کام میں وہ بھی چندہ دیں مگر فنڈ کی قلت سے وہ معذور رہیں۔ جب میں گذشتہ موسم بہار میں ولایت سے واپس یہاں آگیا تو میں نے کتاب کا قلمی نسخہ چھاپنے کے لئے اس مطبع کو دیا جس سے ڈاکٹر وایٹ برنجیٹ صاحب خط و کتابت کر رہے تھے انہوں نے تخمینہ لگاکر بتلایا کہ اسکی لاگت ..۵ جلدوں کے لئے پندرہ سو روپیہ سے کم نہیں ہو سکتی۔ علاوہ مبلغ نو سو روپیہ کے جو انگلستان سے حاصل ہوا ہے اب مبلغ چھ سو روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ کتاب کی قیمت فی جلد تین روپیہ ہوگی۔ جو صاحبان اسکی خریداری منظور کرتے ہیں مہربانی سے جلد اطلاع دیں کہ وہ کس قدر کتابیں خرید سکیں اور جسقدر جلد ہو سکے انکی قیمت بھی معہ محصولڈاک فی جلد میرے پاس روانہ کر دیں اور جوں ہی کہ کتاب مکمل ہو جائیگی فوراً انکی خدمت میں ارسال کر دی جائیگی۔ جو صاحب تعداد کتب مطلوبہ کی قیمت سے زیادہ ہمارے پاس رقم بھیجیں گے ہم اُنکے نہایت ہی ممنون و مشکور ہوں گے اور اس طرح سے زر مطلوبہ حتی الامکان بہت جلد فراہم ہو جائیگا۔ برائے مہربانی اپنے نام اور پتہ سے اور تعداد کتب مطلوبہ سے بھی ممنون فرما دیں تاکہ بعد میں ارسال کتب میں غلطی نہو جاوے؛

المشتہر

ایم۔ اے۔ رودنفر۔ نارووال ضلع سیالکوٹ

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر حکمانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پنشن نہیں دیتا اسمیں ہندکا ہر ایک بھی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے؛

درخواست کیجاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں؛

المشتہر پادری ڈالرچ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

اشتہار

ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضرور ہے۔ مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں؛

پرنسپل سی۔ بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عہ " عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی؛

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگر	سعہ	ے
چوتھائی کالم	سعہ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	حہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ہر بعد کیلئے ا فی سطر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا؛

(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ دلکی کے اہتمام سے چھپا